

بیادگار: حضرت مولانا محفوظ الرحمن قاسمی
زیورپرستی: حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی

ملت اسلامیہ کا ترجمان

حق کی روشنی

Weekly HAQ KI RAOSHNI Malegaon

جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۲۱ مورخہ ۷ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۲ مئی ۲۰۱۷ء جمعرات قیمت ۲ روپے -Rs.2/ Thursday 04/05/2017 Issue No. 21 Vol. No. 03

عاقل کو تو یک حرف نصیحت ہے کفایت

تحریر: حافظ زبیر احمد ندوی

گردش روز و شب اور دن رات کے الٹ پھیر کے ذریعے ماہ رمضان کا مقدمہ ماہ شعبان جاری ہو چکا ہے، رسول اللہ ﷺ ماہ رجب کا چاند دیکھ کر دعا فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ بِسَارِكٍ لِّسَافِي رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ وَبَلَّغْنَا رَمَضَانَ۔ بارِ الہا رجب اور شعبان میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کی چوٹ تک رسائی عطا فرما۔

ایں نہ مردانہ لہجہ صورت اند مردہ نان اند و کشتہ شہوت اند کہ یہ انسان نہیں انسان کی صورت رکھنے والے لوگ ہیں نان اور روٹی کے مارے ہوئے اور شہوات و خواہشات کے کاٹے ہوئے لوگ ہیں۔ آج صورت حال یہی ہے ابھی انکیشن کا جو پریڈ چل رہا ہے، اس میں یہ جوع البقر یعنی گائے جیسی کھانے اور چگالی کرنے کی ہوس اور بڑھ جاتی ہے۔

مختلف سیاسی پارٹیاں اور ان سے وفاداریاں بھانے کا کام کاج بڑھ جاتا ہے، اور ہر سیاسی امیدوار یہی چاہتا ہے کہ جن کر تو وہی آئے گا چاہے اسے کتنا ہی دروغ گوئی، غیبت، ہتک عزت، اور ذلت و خواری سے دوچار ہونا پڑے صاف شفاف اور بے داغ انداز میں اپنے کاموں کی بنیاد پروٹ کی بھیک مانگنے کی بجائے روپے پیسے کی ریل پیل کے ذریعے پبلک کو خریدنے اور چن کر آنے کے بعد عوام کو فراموش کر دینے کا کام جاری ہے۔

عارف مشرق نے بجا فرمایا تھا۔ اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے لکھن، ممبری، کولنل، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے آخری بات یہی ہے اور اگر کام کرنا نہیں ہے بند کرو سب ہی گورکھ دھندے ☆.....☆.....☆

درس قرآن

مورخہ ۵ مئی بروز سنچر بعد نماز عشاء فوراً شاہی مسجد تین قندیل میں حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ

رحمانی صاحب کا درس قرآن ہوگا۔

نوٹ: خواہن اسلام کے لئے پردے کا معقول انتظام رہے گا۔

الداعیان

متوسلین خانقاہ رحمانیہ و مہداران شاہی مسجد

دارائے سرخ نشان کا مطلب ہے آپ کا سالانہ زرع تعاون ختم ہو چکا ہے۔ لہذا 100 روپے بطور زرع تعاون ادا کریں۔

نوٹ: کسی وجہ سے اخبار آپ تک نہ پہنچ رہا ہو یا جو حضرات اخبار ”حق کی روشنی“ جاری کروانا چاہتے ہوں وہ بھی مندرجہ بالا نمبرات پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

محمد شہزاد رحمانی 9372441133 دہلی ایف پی 9372784842

مظلوم مسلمان اور مسلم حکمرانوں کا طرز عمل

لوگوں کو اس نے ہاتھ پیر باندھ کر قتل کر دیا، اس کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ جہاں لوگ دشمنوں کا قلع قمع کرنے کے لئے بڑے بڑے لشکر بھیجا کرتے تھے، وہاں پر یہ صرف ایک خط بھیج دیتا تھا تو سب سیدھے ہو جاتے تھے، اس کے دب بے اور عرب کا یہ حال تھا۔

جہاں اس کا دامن سیاہ اور تاریک ہے وہیں اس میں کچھ خوبیاں بھی تھیں، قرآن پاک پر اعراب اسی نے لگوایا تا کہ تلاوت میں مسلمانوں کو آسانی ہو، بلکہ ہم لوگوں پر اسلام کا روزہ اس نے کھولا، آپ دیکھتے قبیلہ بنو نضیر جس نے سرکشی کی اور حضور ﷺ نے اس قبیلہ پر فوج بھیج دی تو یہ قلعہ بند ہو گئے اور اندر سے تیر برسا کر انہوں نے کئی مسلمانوں کو شہید کیا، ۲۲ دن تک محاصرہ رہا پھر حضور ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ لوٹ چلو، صحابہ کرام پر یہ بات ناگوار گزری کہ بغیر فتح کے ہم اس طرح لوٹ جائیں، وہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار تھے، لیکن یہ بات بھی سمجھتے تھے کہ حضور ﷺ کی نگاہیں ان چیزوں کو دیکھتی ہیں جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے، جیسا کہ صلح حدیبیہ میں ہوا تھا، چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کے حکم پر لبیک کہا، آپ ﷺ نے حالات کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ آگے چل کر یہ مجبور ہو کر اسلام قبول کریں گے۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۔ جب تمام قبیلوں نے اسلام قبول کر لیا تو انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ حجاج ابن یوسف ثقفی اس قبیلہ کا فرد تھا۔ (جاری)

ثار صحابہ کو فوراً حکم دیا کہ اس قبیلہ کا محاصرہ کر لیا جائے، چنانچہ بنو نضیر کا محاصرہ کر لیا گیا تو ایک مہینے میں ان کی ساری شجاعت ہوا ہو گئی۔ وہ جانتے تھے کہ صحابہ کرام آپ ﷺ کے حکم پر کس طرح قربان ہیں، لہذا انہوں نے صلح کی پیشکش کی، آپ ﷺ نے صلح کی پیشکش کو قبول فرمایا، لیکن کہا کہ اب تم یہاں نہیں رہ سکتے، تم میں کا ہر آدمی ایک اونٹ پر جتنا سامان اٹھا کر لے جا سکتا ہے وہ لے جائے، اور اس جگہ کو خالی کر دے۔

سامعین! آپ نے حضور ﷺ کی سیرت سے کیا سیکھا؟ کہ بلا وجہ ظلم اور وہ بھی مسلمانوں پر، اسے ہرگز برداشت نہ کیا جائے، یہ وہ خیر امت ہے، جس کے ذریعے اللہ کی وحدانیت کا پیغام قیامت تک پہنچایا جائے گا، غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی۔ اللھم ان تھلک هذه العصاة لن تعبد فی الارض ابداً اے اللہ! اگر یہ جھوٹی سی جماعت ہلاک ہو گئی تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اللہ کا دین اس امت کے ذریعہ قائم ہے، اور قیامت تک قائم رہے گا، لہذا ان کی حفاظت و صیانت مسلم حکمرانوں پر فرض ہے۔

سندھ کے ایک علاقوں میں ڈاکوؤں اور ہزنوں کا زور تھا، انہوں نے ایک عورت کا مال و اثاثہ لوٹا اور اس پر ظلم کیا، اس زمانے میں حجاج ابن یوسف ثقفی کو فکا گورز تھا، یہ عورت ان مظالم کی شکایت لے کر اس کے پاس پہنچی، آپ جانتے ہیں کہ حجاج کیسا سفاک اور ظالم تھا، ستر ہزار گناہوں کو گناہ نہیں سمجھتے یا بہت ہلکا اور معمولی تصور کرتے ہیں اس لئے ندان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو بچانے کی جدوجہد۔

غیبت ہی کو لئے لیجئے، یہ ایک ایسا سنگین گناہ ہے جس کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔“ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غیبت کرنے والے شخص کو اس وقت تک معاف نہیں فرمائیں گے جب تک وہ شخص معاف نہ کر دے، جس کی غیبت کی گئی تھی۔ (تبیہتی)

سفیان بن حسین نامی ایک شخص قاضی ایاس بن معاویہ کی مجلس میں بیٹھ کر کسی آدمی کی غیبت کرنے لگا، قاضی صاحب نے اس سے کہا ”آپ نے رومیوں کے ساتھ جہاد کیا؟“ کہنے لگے ”نہیں“ پوچھا ”سندھ اور ہند کے جہاد میں شریک ہوئے ہو؟“ کہا ”نہیں“ فرمانے لگے ”روم، سندھ اور ہند کے کفار تو آپ سے محفوظ رہے لیکن بے چارہ اپنا ایک مسلمان بھائی آپ سے بچ نہ سکا اور زبان کی تلوار اس پر چلا دی۔“ سفیان پر ان کے اس جملے کا اثر ہوا کہ اس نے زندگی بھر پھر کسی کی غیبت نہیں کی۔

امام بن وہب دوسری صدی ہجری کے مشہور محدث اور فقیہ ہیں، فرماتے ہیں، میں نے غیبت سے بچنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس دن کسی کی غیبت کر دیتا، اگلے دن نفس کو سزا دینے کے لئے روزہ

حضور ﷺ کی سیرت میں بھی یہ بات ہمیں ملتی ہے، آپ ﷺ غزوہ بدر سے فاتحانہ لوٹے، جس میں ۷۰ سرداران قریش مارے گئے، اور ۷۰ کو قید ی بنا کر آپ ﷺ لے کر آئے۔ اس واقعہ سے پورے عرب میں تہلکہ مچ گیا، مسلمان جن کی تعداد محض تین سو تیرہ تھی، جن کے پاس دو گھوڑے اور ۷۰ اونٹ تھے، جن کے پاس زنگ آلود تلواریں تھیں، انہوں نے قریش جیسے عظیم قبیلے جس کی دھاک پورے عرب پر بیٹھی ہوئی تھی، اس کے ۷۰ سرداروں کو قتل کیا اور ۷۰ کو قید کر لیا، اللہ نے ان کی نصرت اور مدد کی، وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ تَمُضُّونَ ضِعْفٍ اَوْ كَثْرٍ وَتَحْتَهُ، اللہ نے تمہاری بدر میں مدد کی۔ (پ-۴-۳)

جب یہ فتح کی خبر عام ہوئی تو سب سے زیادہ دکھ اور صدمہ یہودیوں کو پہنچا، جو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن تھے، ان کا ایک قبیلہ ہے بنو نضیر جو زور ہیں اور تلواریں بناتا تھا، ایک مسلم خاتون ان کے بازار میں سودا خریدنے لگی، تو ایک یہودی نے اس کو چھیر کر نیم برہنہ کر دیا، ایک مسلم نوجوان کو بہت غصہ آیا، اس نے اس یہودی کو قتل کر دیا، جس نے اس ظلم کا ارتکاب کیا تھا، یہودیوں نے اس مسلمان کو پکڑ کر شہید کر دیا، اور مسلمانوں سے کہا کہ تم قریش سے مقابلہ کر کے آئے ہو، جنہیں جنگ کا تجربہ نہیں، جن کے پاس ہتھیار اور طاقت نہیں، کبھی ہم سے سابقہ پڑے گا تو تم سمجھ لو گے کہ جنگ اور طاقت کس کو کہتے ہیں، آپ ﷺ کو اس واقعہ اور اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے جاں

گناہوں کے تعلق سے اس وقت ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ بعض گناہوں کو معاشرہ بڑا اور سنگین تصور کرتا ہے، جب کہ بعض گناہوں کو معمولی اور ہلکا، حالانکہ گناہ تو گناہ ہے خواہ وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ۔ علماء فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کو معمولی مت جانو، ہو سکتا ہے وہی گناہ جہنم میں لے جانے کا سبب بن جائے۔ اسی طرح کسی بھی نیکی کو معمولی تصور مت کرو، ممکن ہے وہی نیکی اللہ کو پسند آ جائے اور جنت میں داخلے کا ذریعہ بن جائے۔

شراب نوشی، زنا کاری، بد نظری، جھوٹ، چوری، دھوکہ دہی، خیانت، قہیوں کی حق تلفی اور فرض نمازوں سے کوتاہی۔ یہ وہ سارے گناہ ہیں جنہیں شریعت میں ”گناہ کبیرہ“ کہا جاتا ہے اور ان کا ارتکاب کرنے والا فاسق و فاجر کہلاتا ہے۔ ایسا شخص جب تک سچی پکی توبہ نہ کر لے یہ گناہ معاف نہیں ہوں گے۔ یہ شریعت کا ضابطہ ہے، ایک دوسرا ضابطہ ہے، جو ہمارا اپنا بنایا ہوا ہے، وہ یہ شرابی، زانی، چور اور قاتل کو تو ہم لوگ دل سے برا جانتے ہیں اور ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا گوارہ نہیں کرتے، لیکن جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے والے، بے نمازی، قہیوں کا حق مارنے والے اور دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرنے افراد کو ہم لوگ ہرگز برا نہیں سمجھتے اور بلا تکلف ایسے لوگوں سے میل جول رکھتے ہیں۔ حالانکہ شریعت کی نگاہ میں دونوں ہی طبقے کے افراد ایک جیسے ہیں، لیکن ہم دوسرے طبقے کے

اداریہ

مولانا محمد عمر بن محفو ظر رحمانی کے قلم سے

ہم روزی کیوں کمائیں؟

ایک شخص نے یحییٰ بن معاذ رازی سے کہا: آپ کو دنیا بہت مرغوب ہے۔ انہوں نے فرمایا: بتاؤ آخرت کی کامیابی اطاعت سے حاصل ہو سکتی ہے یا معصیت سے؟ وہ بولا: اطاعت سے۔

رازی نے پھر پوچھا: اچھا یہ بتاؤ، اطاعت زندگی میں کی جاسکتی ہے یا موت کے بعد؟ اس نے کہا: زندگی ہی میں اطاعت کی جاسکتی ہے۔

رازی نے پھر پوچھا: اچھا یہ بتاؤ، زندگی قوت سے حاصل ہوتی ہے یا بغیر قوت کے؟ وہ بولا: زندگی تو قوت سے حاصل ہوتی ہے۔

رازی نے پھر دریافت کیا: اب یہ فرمائیے قوت دنیا میں حاصل کی جاسکتی ہے یا آخرت میں؟

کہنے لگا: دنیا میں۔

رازی نے کہا: پھر مجھے دنیا کیوں نہ مرغوب ہو؟

پھر آپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا: دنیا ہی میں مجھے قوت مل سکتی ہے، وہیں مجھے زندگی ملتی ہے وہیں میں اطاعت کر سکتا ہوں۔ اور ان چیزوں کے حاصل کئے بغیر آخرت نہیں مل سکتی۔ اسی لئے میں دنیا کو مرغوب رکھتا ہوں۔ یہ سن کر وہ آدمی بولا: ان من البیان لئلا یسحر۔

بعض باتیں جادو کی طرح اثر انگیز ہوتی ہیں۔

ایک اور بزرگ کے تذکرے میں یہ بات ملتی ہے کہ ایک شخص نے ان کے یہاں مال و اسباب کی فراوانی دیکھ کر اعتراض کیا اور یہ کہا کہ: اللہ کے نیک بندوں کا یہ طور طریقہ نہیں ہوتا، وہ ہرگز ہرگز دنیا کو محبوب اور دوست نہیں رکھتے۔ اس پر ان بزرگ نے بڑا پیارا جواب دیا کہ: ہاں! سچ کہتے ہو اللہ کے نیک بندے دنیا کو اپنے نفس کے لئے دوست نہیں رکھتے بلکہ اپنے دوست (اللہ) کی وجہ سے دوست رکھتے ہیں۔ اشارہ اس طرف تھا کہ اگر اولیاء اللہ مال و اسباب جمع کرتے ہیں تو اس کا مقصد عیش و عشرت اور آرام و آسائش نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسا اللہ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کی مدد کے لئے کرتے ہیں۔

ان دونوں واقعات کا حوالہ اس لئے دیا گیا ہے تاکہ دنیا اور آخرت کے فرق کو ذہن میں رکھا جائے اور دنیا کے تمام کاموں کو اس نیت کے ساتھ اختیار کیا جائے گا کہ یہ آخرت بنانے کا ذریعہ ہیں۔ نیت اور سوچ کا انداز بدلنے سے بات کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ ایک آدمی مال کماتا ہے، روپیہ پیسہ اکٹھا کرتا ہے، اسباب و وسائل کی فراوانی کے لئے کوشاں رہتا ہے تاکہ عیش و آرام کی زندگی حاصل ہو اور دوسروں کے اوپر برتری حاصل کرے۔ یہ شخص اللہ کی رحمت سے دور ہے، شیطان سے قریب ہے، اس کی تمام تر کوششیں آخرت کے اعتبار سے ضائع اور رائیگاں ہیں۔ دوسرا شخص پہلے ہی کی طرح اپنے معاش کے لئے محنت کرتا ہے، مگر اس کا مقصد حلال روزی اور اللہ کی رضا کی تلاش ہے تو یہ اللہ کا محبوب بندہ ہے۔ خود سہ کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ ”الکاسب حبیب اللہ“ (حلال روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ”کسب الحلال فریضة بعد الفریضة“ (حلال روزی کمانا یہ بھی فرض ہے) ہمیں یہ غور کرنا چاہئے کہ ہم دنیا کمانے کی محنت کیوں کرتے ہیں۔ آرام و آسائش اور ریاء و نمائش کے لئے یا اللہ کے حکم اور رسول ﷺ کی ہدایت کی تعمیل و تکمیل کے لئے؟

☆.....☆.....☆

ماہ شعبان کی اہمیت و فضیلت

از: آصف جلیل احمد

اس رات کو عبادات اور اذکار میں اپنا وقت صرف کرنا چاہیے۔ درج ذیل روایت سے اس رات کے اعمال کی اہمیت واضح ہوتی ہے: حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب شعبان کی پندرہویں شب (شب برأت) آجائے تو اس رات میں قیام (نفل نماز) کرو، دن میں روزہ رکھو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس رات آسمان دنیا پر آتا ہے اور جنت تک اعلان کرتا ہے: ہے کوئی مغفرت کا طلبگار جسے میں بخش دوں، ہے کوئی رزق کا طلبگار جسے میں روزی عطا کروں، ہے کوئی پریشان حال جسے میں عافیت بخشوں۔ (ابن ماجہ)

اگر ہم معاشرے کا جائزہ لیں تو اس رات میں لوگ قبرستان کو ایک میلے کی شکل دیتے ہیں جس میں غیر شرعی اعمال میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ قبروں کو کھاتے ہیں، گھروں کو مختلف قسم کے قہقروں اور موم بتیوں سے چراغاں کرتے ہیں۔ مختلف قسم کی شیرینی بنا کر گھر اور دیواروں پر مرحومین کے لیے رکھ دی جاتی ہیں، تاکہ ان کی روحمیں ان سے استفادہ کریں۔ بے جا اسراف اور حد سے زیادہ غلو کرنا ان کو شرک جیسے اعمال پر بھی آمادہ کر دیتے ہیں جس کا اس رات مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ شرک اللہ کو پسند نہیں ہے اور اس رات اللہ تعالیٰ مشرکوں کی طرف نظر التفات نہیں کرتا جب قبروں پر نادانستہ اور دانستہ طور پر شریک کارنامے انجام دیے جاتے ہیں اور لوگ طرح طرح کی خرافات میں لگ جاتے ہیں۔

اس رات کو بکثرت عبادت، ذکر و تلاوت، دعائے مغفرت اور خدا سے دنیا و آخرت کی بہتری کی دعا کرنی چاہئے۔ انسان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے اور اس کی توبہ بارگاہ الہی میں مقبول ہو جائے۔ یہ رات مقبولیت دعا کی رات ہے، اس لیے اس رات میں توبہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ تم فلاح پا جاؤ گے (النور: 31) توبہ سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو، میں دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم) اگر مسلمان شعبان کی اہمیت اور فضیلت کو سامنے رکھتے ہوئے رمضان کی تیاری کرے اور شب برأت کی برکت کے حصول کے لیے نبی کریم ﷺ سے منقول اعمال انجام دے تو اس نے شب برأت کی برکت حاصل کر لی ورنہ یہ رات بھی ہمارے لیے عام رات کی طرح ہوگی اور ان خرافات کے سبب یہ رات ہمارے لیے رحمت کے بجائے زحمت ثابت ہوگی۔

☆.....☆.....☆

رات میں میری نیند کھلی تو میں نے دیکھا کہ رسول خدا ﷺ تشریف فرما نہیں ہیں، آپؐ فرماتی ہیں کہ مجھے شیطانی دوسے آنے لگے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ آپؐ دوسری ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے ہوں، اسی خیال سے میں اپنے حجرے سے باہر نکلی اور آپ ﷺ کو ڈھونڈنے لگی، جب جنت البقیع پہنچی تو دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ بارگاہ الہی میں دراز ہیں اور زبان مبارک سے یہ کلمات جاری ہیں۔ اے اللہ! قبرستان بقیع کے تمام مرحومین کی مغفرت فرما۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ رسول اکرمؐ دعائے مغفرت میں مشغول ہیں تو میں اٹنے لگی اور میری سانس پھول رہی تھی، آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! بات کیا ہے۔ عائشہؓ نے فرمایا: آپ کو موجود نہ پا کر گھبرا گئی اور مجھ پر شیطانی دوسے آنے شروع ہو گئے اور میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگی، قبرستان بقیع میں آپ کو موجود پا کر ٹپکی ہوئی اور میں واپس لوٹ آئی، رسول اکرمؐ مسکرائے اور فرمایا: کیا تم ڈرتی ہو کہ اللہ اور اس کے رسولؐ تم پر ظلم کریں گے۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ میرے پاس جبریلؑ تشریف لائے تھے اور فرمایا: اے اللہ کے حبیب! آپ کو معلوم ہے یہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے پوچھا: کون سی رات ہے؟ تو انھوں نے فرمایا یہ رات شعبان کی نصف رات ہے، اس رات کو ”شب برأت“ کہتے ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر مخلوق کو جہنم سے آزاد فرماتے ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک، بغض و عداوت اور قطع تعلقات کرنے والے لوگوں، والدین کے حقوق کی پامالی کرنے والے اور شرابی کی طرف نظر التفات نہیں کرتا۔ (یعنی شعب الایمان) شب برأت ایک بہت ہی مبارک رات ہے۔

از: قاری مختار احمد علی ابن عبدالعزیز

کسی کے یہاں میت کا ہونا صدمہ اور افسوس کی بات ہے، میت کے وارثین کے لئے تو یہ سوگ کا موقع ہوتا ہے لیکن جو غیر رشتہ دار ہیں مثلاً کارخانہ اور فیکٹری کے مزدوروں کے لئے سوگ نہیں ہوتا، لیکن اگر کارخانہ دار کے یہاں میت ہو جائے تو فوراً تمام کارخانہ اور کاروبار بند کر کے مزدوروں کا نقصان کیا جاتا ہے، اس طرح میت کسی کے یہاں ہوئی ہے اور مالی نقصان کوئی اور اٹھاتا ہے، حالانکہ ایسا کوئی شرعی حکم نہیں ہے کہ میت ہو جائے تو کاروبار بند کر دو، خاص طور پر اس صورت میں تو زیادتی کی بات ہے کہ جب دوسرے لوگ بھی اس روزی سے جڑے ہوں اگر میت کے بعد مزدوری کا خیال کر کے کاروبار جاری رہتا ہے تو دوسروں کو بھی شرعاً طعنہ دینے کا حق نہیں ہے، آج لوگ کارخانہ بند کرنا ضروری اور ٹواب کا کام سمجھتے ہیں، یہ مزدوروں کو جبری میت میں شریک کرنے کی کوشش ہے، بعض تو میت کی وجہ سے کئی دن تک کاروبار بند کر دیتے ہیں حالانکہ از خود رضا کارانہ طور پر کوئی مزدور میت میں

صبح شام تازہ دودھ
پلاؤ کی دہی اور
اصلی گھی ملتی ہے۔

اخلاق ملک سٹور
9028192340

عباس بکچوک ڈاکٹر ریاض کے دواخانے کے سامنے

بیدار و خوش ملٹی کلچرل طاعت کیلئے
کتابوں کے دیڈ زب سرورڈ پوٹریل،
ملٹی کلچرل اور لیبل یز معیاری
اسکرین پرنٹنگ پبلیشنگ اور طبع کے
دیگر کاموں کیلئے شہر قائد و متنما

فوزان گرافٹس

آفسیٹ پرنٹرس

بھراؤگی، نزد مال پکائی ایکسپریس مال پکائی

Contact: 08446910896

fauzan.grarts@gmail.com

از: محمد عامر یاسین ملّی

فلکیاتی گہرا نہ مانو.....!

☆ کمپیوٹر کی مفت تعلیم کے لئے بھی مسلم طلباء آگے نہیں آ رہے ہیں۔ (ایک خبر)

ہو علم تو پھر کیا نہیں امکاں میں تمہارے

تم چاہو تو جنگل کو بھی گلزار بنادو

☆ کشمیر میں پتھر اڑ کرنے والے نوجوان دہشت گرد نہیں ہیں۔ (بھاجپا)

پھر ان کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیوں؟؟؟

☆ بھاجپا تمہارے طلاق ثلاثہ پر جلسے اور سینما منعقد کرے گی۔ (ایک خبر)

معلقہ خواتین (جیسے جشو دابین) کے تعلق سے بھی کچھ فکر کی جائے!!

☆ چوہے کے سر پر دوسرا سر لگانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ (ایک خبر)

شاید ایک چہرے پر دوسرا چہرہ لگانے والے انسانوں کو دیکھ کر یہ تجربہ کیا گیا۔

☆ طلاق کے معاملے کو سیاسی ایجنڈہ نہیں بلکہ اصلاحی قدم سمجھا جائے۔ (مختار عباس نقوی)

اصلاح کے نام پر سیاسی بیان۔

☆ مسلم امیدواری بے پی کی ٹکٹ لائن میں۔ (ایک مضمون کی سرخی)

چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی۔

☆ حکومت تین طلاق کے بدلے مسلمانوں کی تعلیم پر توجہ دے۔ (ایک مطالبہ)

یہ چیز حکومت کے ایجنڈے میں شامل نہیں۔

☆ عرب جیسے نظراً آنے والے یہودی نوجوان کو اسرائیلی فوج نے ہلاک کر ڈالا۔ (ایک خبر)

اندھی دشمنی کا نتیجہ

☆ گرام پنچایت کی رکنیت بچانے کے لئے خاتون نے تیسرے بیٹے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کیا۔ (ایک خبر)

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے نوع انساں کو

☆.....☆.....☆

عرشہ کوثر
بیت خواجہ فیروز

نکاح کے لئے رضا مند ہونا

گوشت
خواتین

نکاح کے لئے انتخاب کی جس طرح مردوں کو یہ آزادی ملی ہے۔ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ پس اپنی پسند کی عورتوں سے نکاح کرو۔ (سورہ نساء)

چوں کہ جن دو افراد کا نکاح کیا جا رہا ہے انہیں کو بنیادی طور پر حق ہوتا ہے کہ وہ شریک حیات کا انتخاب کریں اہل خاندان کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ فریقین کی مرضی کے بغیر انہیں ایک دوسرے کے پلے باندھ دیں مردوں کے لئے سورہ نساء کی یہ آیت دلالت کرتی ہے اپنی مرضی اور انتخاب و پسند کے مطابق نکاح کریں۔

بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ کنواری کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس کی اجازت نہ لی جائے اور بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ لیا جائے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ کنواری کی اجازت کیسی ہوگی (یعنی کہ وہ مارے شرم کے بول نہ سکے)

آپؐ نے فرمایا: ”اس کی اجازت یہ ہے کہ طلب اذن کے بعد خاموش رہے۔“

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک لڑکی حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے۔ آپؐ نے لڑکی کو اختیار دیا کہ وہ نکاح کو قائم رکھے یا توڑ دے۔ (ابوداؤد)

لڑکی کی مرضی و منشاء کے مطابق نکاح سے مراد یہ نہیں کہ لڑکیاں اپنے سرپرستوں کی اجازت، عزت و وقار کو پامال کرتے ہوئے خود نکاح کرتی پھریں، ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ مرد کے لواحقین اور خود مرد کو پرکھ سکیں اس لئے شرعی طور پر ولی اور خود لڑکی دونوں کا رضا مند ہونا ضروری ہے۔

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ دلی کی اجازت کے بغیر کسی عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

سورہ نساء آیت بچیں (25) میں ارشاد باری ہے۔ ان کے (باندیوں کے) سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ شادی کرلو۔“

یعنی عورت چاہے وہ آزاد ہو یا غلام دونوں کے نکاح سرپرستوں کی اجازت کے بغیر منعقد نہیں ہوتے۔

۱: حق مہر مہر کوئی متعین رقم نہیں ہے یہ مرد کی استطاعت کے لحاظ سے طے کی جاتی ہے جسے بوقت نکاح یا بعد از نکاح ادا کرنا پڑتا ہے جسے ادا کرنے سے متعلق سورہ نساء آیت چار میں ذکر ہے۔

”عورتوں کا مہر خوش دلی سے ادا کر دیا کرو، اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ تمہیں معاف کر دیں تو تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔“

سورہ مائدہ میں صراحت ہے۔ ان کے ماسوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ ان کو حصار نکاح میں محفوظ کرو نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر جو تم لطف اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔ البتہ مہر کی قرار داد ہو جانے کے بعد اگر آپس میں رضا

ادارہ

چند اہم دینی مسائل

زینت: ہر اس شے کا نام ہے جس کے ذریعے تزئین ہو۔

لغۃ..... زینت کا اطلاق اصل غلظت پر معنی زائد پر ہوتا ہے۔

جمال:..... تناسب، اعتدال اور استواء غلظت کو کہتے ہیں۔

زینت و جمال میں فرق: جمال اصلی و فطری خوبصورتی کو کہتے ہیں، جب کہ زینت کا اطلاق اصلی و اضافی دونوں خوبصورتیوں پر ہوتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: ترجمہ:- اور ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے جب کہ (ان کو) شام کے وقت (گھر) لاتے ہو اور جب کہ (انہیں) صبح کے وقت (چرنے) چھوڑ دیتے ہو۔ (سورہ نحل: ۶)

ترجمہ:- اور بڑی بوڑھیاں جنہیں نکاح کی امید نہ رہی ہو ان کو کوئی گناہ نہیں (اس بات میں) کہ وہ اپنے

زائد کپڑے اتار رکھیں۔ (بشرطیکہ) زینت کو دکھانے

والیاں نہ ہوں۔ (سورہ نور: ۶۰)

محمد بن ابی بکر اللہ مشقی معروف بابن القیم نے جمال کی دو قسمیں فرمائیں: (۱) جمال ظاہری (۲) جمال باطنی۔

جمال باطنی کا اطلاق علم، عقل، عفت اور شجاعت پر ہوتا ہے، اور جمال ظاہری سے وہ خوبصورتی مراد ہے جس کے ذریعے اللہ رب العزت نے بعض صورتوں کو بعض سے مختص فرمایا ہے، اور یہی زیادتی خلق ہے، ارشاد ہے: ترجمہ:- وہ پیشانی میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے۔ (سورہ فاطر: ۱)

معلوم ہوا کہ جمال فطری و خلقی ہے جو اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، اور زینت کسی اور اصل

ندیم احمد رحمانی

بھلی باتیں بری باتیں

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات کا ذریعہ ہے، اس کی برکت سے زبان غیبت، چغلی خوری، جھوٹ، بدگوئی لغو گوئی سے محفوظ رہتی ہے، جس شخص کی زبان اللہ کے ذکر کی عادی ہو جاتی ہے، وہ ان جیسی روحانی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ذکر کی وجہ سے ذکر کرنے والا بھی سعید (نیک بخت) ہوتا ہے اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی۔

(۲) حدیث پاک میں اللہ جل شانہ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس شخص کو میرے ذکر نے دعا (مانگنے) سے روک دیا اس کو میں دعائیں مانگنے والوں سے افضل عطا کروں گا۔ ذکر کرنا سب سے آسان عبادت ہے مگر اس کے باوجود تمام عبادتوں سے افضل ہے۔

(۳) ذکر بندہ مومن کی ترقی اور درجات میں بلندی کا سبب بنتا ہے، جس کا دل نور ذکر سے منور ہو جاتا ہے وہ سوتا ہوا بھی غافل شب بیداروں سے بڑھ جاتا ہے، ذکر کا نور دنیا میں بھی ساتھ رہتا ہے، اور قبر میں بھی ساتھ رہتا ہے، اور آخرت میں پل صراط پر آگے آگے چلتا ہے۔ جس شخص کے لئے ذکر کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے اللہ جل شانہ تک پہنچنے کا دروازہ کھل گیا، آدمی کے دل میں ایک گوشہ ہے جو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے بھی پر نہیں ہوتا اور جب ذکر دل پر مسلط ہو جاتا ہے تو وہ نہ صرف اس گوشہ کو پر کرتا ہے بلکہ ذکر کرنے والے کو بغیر مال کے غنی کر دیتا ہے اور بغیر سلطنت کے بادشاہ بنادیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنے سے بندہ مومن کو عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا، جس شخص کی زبان ذکر کی عادی نہیں ہوتی وہ ہر قسم کی لغویات میں مبتلا رہتا ہے۔ ذکر نہ کرنے اور لغویات میں مبتلا ہونے والا شخص خود بھی بد بخت ہوتا ہے، اور اس کے پاس بیٹھنے والا بھی حدیث پاک میں ہے کہ ہر وہ مجلس جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو قیامت کے دن حسرت و نقصان کا سبب ہے۔

(۲) ذکر نہ کرنے والوں کو اتنا ہی ملتا ہے جتنا کہ انہوں نے دعائیں کی، جو شخص ذکر نہ کرے گویا کہ وہ جنت کے پودوں سے محروم رہا، اور یہ اس کی بد نصیبی ہے کہ وہ ایسی آسان عبادت سے غفلت کی وجہ سے بڑے بڑے لازوال انعامات و اعزازات سے محروم رہا۔

(۳) ذکر سے غفلت بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ملنے والی درجات کی ترقی سے محروم رکھتی ہے اور جس کا دل ذکر کے نور محروم ہو اس کا شمار غافلوں میں ہوتا ہے، جو شخص ذکر نہ کرے وہ دنیا و آخرت میں ملنے والے ذکر کے نور سے محروم رہتا ہے، نیز اس کی قبر بھی ذکر کے نور سے خالی ہوگی، ذکر سے غفلت اور ذکر نہ کرنا بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں ایک بڑی رکاوٹ بن جاتی ہے اور ایسا شخص اپنی چاہتوں کے باوجود بھی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ جو شخص ذکر نہ کرے اس کے دل میں بے چینی، بے اطمینانی، پریشانی، دکھ، غم، پست حوصلہ اور مایوسی جیسی چیزیں اپنا مسکن بنا لیتی ہے، اور ایسا شخص غنا کی دولت سے محروم رہتا ہے، اور دنیا کے اسباب کو سب کچھ سمجھتا ہے۔



مختصر اور اہم خبریں

☆ گورکھپا تشدد کیس میں بھاجپا حکومت والی ریاستوں نے حلف نامہ داخل نہیں کیا۔ ساعت چھ بجتے کے لئے ملتوی۔

☆ امانت اللہ خان کو عام آدمی پارٹی سے معطل کر دیا گیا۔

☆ تین طلاق معاملے میں مسلمان خورشید کو سپریم کورٹ نے غیر جانبدار اندازے پیش کرنے کی اجازت دی۔

☆ یوپی میں ذبیحہ خانوں پر عائد پابندی کے خلاف مسلمانوں نے سڑکوں پر اترنے کا فیصلہ کیا۔

☆ امریکی صدر ٹرمپ اور روسی صدر پوتن نے شام میں جنگ بندی پر اتفاق کیا۔

☆ سیاہ فام شخص کے قتل پر سفید فام پولیس اہلکاروں پر امریکی محکمہ انصاف نے مقدمہ نہ چلانے کا فیصلہ کیا۔

☆ امریکی فوج نے جیسی تشدد کے واقعات میں ریکارڈ اضافہ درج کیا۔

☆ کشمیر پالیسی پر حزب اختلاف نے مودی حکومت پر کڑی تنقید کی۔

☆ پاکستان نے حافظ سعید کی مدت حراست میں اضافہ کیا۔

☆ الیکشن کمیشن نے انتہا ناگ میں ہونے والے لوک سبھا ضمنی الیکشن کو معطل کر دیا۔

☆ جنوبی کوریا میں امریکی میزائل دفاعی نظام تھاؤ شروع کر دیا گیا۔

☆ سپریم کورٹ نے کلکتہ ہائی کورٹ کے جج کے دماغ کا طبی معائنہ کرانے کا حکم دیا۔

☆ اتر پردیش کے بیشتر پیٹرول پمپ پر الٹیفٹی ایس کے چھاپے پڑے، ۱۳۰ پمپ سل کر دیے گئے۔

☆ سینٹر وکیل ظفر یاب جیلانی نے تین طلاق پر پی بی جے پی کے غلط پروپیگنڈہ کو مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازش قرار دیا۔

ہمایوں: مغل بادشاہ ہمایوں چارم ذیقعدہ ۹۱۳ھ منگل کی شام کامل میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں بیگم خراسان کے اشراف کی نسل سے تھی جس کا نسب احمد جام تک پہنچتا ہے، اپنے باپ بابر کی وفات تک کے وقت سمنہل میں تھا، وفات کی خبر سنتے ہی آگرہ پہنچا اور وہاں سلطنت دوزیر مطلق امیر خلیفہ کے مشورہ حمایت سے ۹ جمادی الاول ۹۳۷ھ کو عمر ۲۴ سال تخت نشین ہوا، جلوس کے موقع پر اس نے سونے سے بھری ہوئی کشتیاں تقسیم کرائیں جس کے سبب کسی نے اس کی تاریخ جلوس نشی زڑے بھی نکالی۔ انتظام سلطنت سے فراغت کے بعد ہی اسے مختلف مہمات میں مصروف ہونا پڑا، جن میں مرزا عسکری کی سرکشی، کامران مرزا کی بغاوتیں شیر شاہ سوری کا فتنہ اور اس کی قسم کے دیگر واقعات ہیں، ان ہی واقعات کے سبب اسے آرام میسر نہ ہوسکا، شیر شاہ سے شکست کھا کر وہ ایران بھاگ گیا، کچھ عرصہ کے بعد شاہ طہماسپ کی مدد سے دوبارہ ہندوستان پہنچا اور مختلف محروم کے بعد ۹۶۲ھ میں دہلی میں داخل ہوا، اور ہندوستان کے ایک بڑے علاقے میں اس کے نام کا خطبہ دیکھ جاری ہو گیا۔ بقول ملا بدایونی ہندوستان کے بادشاہوں میں بہت کم کو یہ نصیب ہوا کہ ایک مرتبہ شکست کھانے کے بعد دوبارہ انہیں سلطنت مل گئی۔ ☆.....☆.....☆

اصلاحی خط و کتابت

از: مولانا شاہ حکیم اختر صاحب

حال: حضرت اقدس آپ نے فرمایا تھا کہ جو عبادات واجبہ ہیں ان میں اگر کسی نے تو اس کا علاج ہمت ہے ہمت کر کے نفس کو عبادت پر جمائیں، نفس کو ڈرانے کے لئے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کریں، نفس کو عبادت پر جمایا ہے اور نفس کو ڈرانے کے لئے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کیا ہے صرف دودن ناغہ ہوا ہے، حضرت اقدس پچھلا جو خط لکھا ہے اس میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ نفس پر جو سزا شیخ تجویز کرے اس پر عمل کریں۔

جواب: مثلاً نفس کو عبادت پر جانے کے لئے یا کسی گناہ کے علاج کے لئے شیخ نوافل بتائے یا مال خرچ کرنے کے لئے کہے یا کوئی اور مشورہ دے غرض اس کے مشورے پر عمل کرے۔

حال: حضرت اقدس میں بولتی بہت ہوں میں اپنے آپ سے عہد کرتی ہوں کہ اب کم بولوں گی مگر جب باتیں کرتے لگتی ہوں تو بھول جاتی ہوں اور میرا زیادہ وقت اس میں ضائع ہو جاتا ہے، آپ میری اصلاح فرمائیں۔

جواب: اکثر خاموشی اختیار کریں، بہت ضروری بات ہو تو بولیں اور تھوڑی سی بات کر کے خاموش ہو جائیں اور اکثر پڑھنے لکھنے میں یا کام میں مشغول رہیں، اکثر خاموش رہنے میں تکلیف تو ہوگی اور یہ نفس کی سزا ہوگی، پھر بے سوچے سمجھے غیر ضروری بات سے احتیاط کی توفیق ہوگی، لیکن تھوڑی سی خوش طبعی اور ہنسنے بولنے میں مضائقہ نہیں، بلکہ اس زمانے میں صحت کے لئے ضروری ہے بس گناہ کی بات زبان پر نہ لائیں۔

سوشل میڈیا کی آواز

تصدیق ضروری ہے

رہا ہوتے ہی اس نوجوان نے علاقے کے سردار سے گزرتے ہوئے ایک بوڑھے آدمی کی ایک راستے سے تکرار ہو گئی، تھوڑی دیر بحث مباحثہ کے بعد نوجوان وہاں سے چلا گیا، لیکن بوڑھے آدمی کا غصہ اب بھی اپنی جگہ قائم تھا، وہ کسی طرح اس نوجوان سے اس لڑائی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ جسماں طور پر مرکز ورنے کی وجہ سے وہ نوجوان سے مار پیٹ تو نہیں کر سکتا تھا، لیکن اس نے اس کا ایک دوسرا حل نکالا۔ بوڑھے نے نوجوان کے بارے میں افواہ پھیلانا شروع کر دی کہ وہ چور ہے۔ ہر راہ گزر سے یہی بات کرتا۔ کچھ لوگ اس کی بات کو نظر انداز کر دیتے لیکن چند لوگ یقین بھی کر لیتے تھے۔ کچھ دن گزرے کہ پاس کے علاقے میں کسی گھر میں چوری ہو گئی، لوگوں کے دلوں میں اس بوڑھے شخص نے پہلے ہی نوجوان کے خلاف شک ڈال دیا تھا۔ لہذا چوری کے الزام میں اس نوجوان کو پکڑ لیا گیا۔ لیکن چند ہی دنوں میں اصل چور کا پتہ لگنے پر اسے رہائی مل گئی۔

دیا کرتے تھے اس نوجوان کے بارے میں بھی اسی طرح ہوا میں افواہ پھیلائی ہے، تمہیں خود بھی انداز نہیں ہے کہ تمہاری یہ افواہ کہاں کہاں تک پہنچی ہوگی!..... اگر تم کاغذ کے ٹکڑے کے واسطے نہیں لے سکتے تو وہ افواہ کیسے واپس لائے گئے جس کی وجہ سے نوجوان بدنام ہوا ہے، بوڑھے نے نہامت سے سر جھکا لیا۔

یہ انگریزی زبان کا ایک چھوٹا سا قصہ ہے، جس میں سمجھداروں کے لئے ایک بہت بڑا سبق موجود ہے۔ ☆.....☆.....☆

اس ہفتہ کا سبق

بڑا انسان وہ ہے، جس کی محفل میں کوئی خود کو چھوٹا نہ سمجھے!

والدہ کا مقام

والدہ خواب محبت کی صحیح تعبیر ہے والدہ صدق و صفا کے لفظ کی تعبیر ہے والدہ مہر وفا کی اک حسین تصویر ہے والدہ کیا ہے؟ سراپا جذبہ تعبیر ہے بہتی الفت کی آبادی اسی کے دم سے ہے رحمت دوران مجسم بن کے کوئی آگئی جس کی شفقت دیکھ کر ہوش و خرد شرما گئی رونے والے کو ادھر آئی ادھر بہلا گئی کیوں نہ ہو اس کی ادا سے اس کا مقصد پاگئی ایک دم میں اس کی خوں خاں کو سمجھ لیتی ہے یہ کوئی دیوانی ہے ہر دم لوریاں دیتی ہے یہ رات دن ننھے کی خاطر جاگتی رہتی ہے کون؟ ہر مصیبت خندہ پیشانی سے پھر سہتی ہے کون؟ چاند میرا، لال میرا، روز و شب کہتی ہے کون؟ گھر سے رخصت کر کے تھک کو منتظر رہتی ہے کون؟ وقت ہے کس کی زبان تیری دعاؤں کے لئے؟ کون ہے سینہ پیر تیری بلاؤں کے لئے؟ کیا کبھی تو نے تدبیر بھی کیا اے نوجوان؟ کس کے سینے سے چھٹی تھی یہ نمی سی جان؟ مادرِ شفقت اگر ہوتی نہ تیری پاسبان کھا گئے ہوتے کبھی کے تھک کو کتے بلایاں؟ یاد کر عہد طفولیت کے احسانات کو آجگہ دیں اپنے سر آنکھوں پہ امہات کو انبیاء بھی اس کی آغوش محبت میں پلے اولیاء بھی آخت اس کے آخر دست شفقت میں پلے اقیاء بھی اس کے دامن عطفوت میں پلے اصفیاء بھی اس کے احسان و مروت میں پلے اس کی خدمت سب پہ لازم ہے بشر کوئی بھی ہو اس کی خوشنودی مقدم ہے حشر کوئی بھی ہو ☆.....☆.....☆

شبِ برأت کے فضائل و مسائل

(بقلم: محمد عبداللہ رحمانی)

شبِ برأت میں کونسی خاص نماز ثابت نہیں: ملا علی قاریؒ (مشہور حنفی عالم) نے شبِ برأت کی نمازوں کے بارے میں ایک خاص فصل قائم کی ہے اور ان کو ذکر کر کے ان کا بے اصل ہونا بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ نمازیں پوچھی صدی کے بعد ایجاد ہوئی ہیں اور بیت المقدس سے ان کی ابتدا ہوئی ہے، پھر ان کے لئے حدیثیں وضع کر لی گئیں۔ (موضوعات کبیر)

اسی طرح امام ذہبیؒ، ابن عراقؒ اور امام سیوطیؒ وغیرہ محدثین نے اپنی کتابوں میں ایسی نمازوں کی سخت تردید کی ہے، موضوعات کی کتابوں میں اس کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

پندرہ شعبان کا روزہ: شعبان کے مہینے میں بکثرت روزے رکھنا سیدنا محمدؐ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے لیکن خاص صرف پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا سنت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے جیسا کہ علامہ تھانویؒ نے ”سال بھر کے مسنون اعمال“ کے صفحہ نمبر ۷۷ پر فرمایا ہے۔

پندرہویں شعبان میں مردوں کے لئے قبرستان میں جا کر دعا و استغفار کرنا مستحب ہے اور حدیث سے ثابت ہے۔ (قبرستان جانا ضروری نہ سمجھے بلکہ کبھی جائے اور کبھی نہ جائے۔)

اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ جلوت میں یا غلوت میں افضل ہے لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جائے۔

شبِ برأت کی خصوصیت کے ساتھ حلو کا پکا اور اس کو کھم شرعی ماننا (اپنی طرف سے دین میں نی بات کا اضافہ کرنا ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شبِ برأت سے پہلے اگر کوئی مرجائے اور شبِ برأت کو اس کی فاتحہ نہ دلائی جائے تو وہ مردوں میں شامل نہیں ہوتا یہ بالکل لغو ہے۔ ☆☆☆

جو حدیثیں شبِ برأت کے بارے میں ہیں ان پر غور کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو فضیلت اس (پندرہویں شعبان کی رات) کی ہے وہ یہ ہے کہ شروع رات (غروب آفتاب) ہی سے اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف توجہ فرماتے ہیں، توبہ کرنے والوں، استغفار کرنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس موقع کو غنیمت سمجھے، اللہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنے گناہوں پر نہامت کے آنسو بہائے، گناہوں سے باز رہنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد کرے، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کا طالب بنے، اپنے لئے، تمام مسلمانوں کے لئے، مردوں اور زندوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کرے، اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ضرور مغفرت فرمادیں گے اور رحم فرمائیں گے۔

بد نصیب لوگ: شبِ برأت کے بارے میں وارد شدہ حدیثوں سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس مبارک رات میں بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے، بندیں اس کی رحمت و مغفرت سے محروم رہتے ہیں، وہ یہ ہیں۔ (۱) مشرک (۲) دشمنی رکھنے والے (۳) شراب کے عادی لوگ (۴) والدین کی نافرمانی کرنے والے (۵) کپڑے (لنگی) پا جامہ اور پتلون وغیرہ) منخن سے پیسے لٹکانے والے (۶) زنا کرنے والے (۷) کسی کو قتل کرنے والے (۸) رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے والے۔

اس لئے ہر مسلمان خیال کرے کہ ان گناہوں میں سے جو بھی گناہ اس کے اندر ہو تو خصوصیت سے اس سے توبہ کرے اور مغفرت کی دعا کرے، ورنہ یہ مبارک رات جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت و مغفرت کی بارش ہوتی ہے اگر چلی جائے گی اور وہ اسی طرح محروم رہے گا۔

دسویں جماعت کے طلباء کے لئے خوش خبری

انتہائی مناسب فیس میں دسویں جماعت کا بہترین ٹیوشن پڑھنے کے لئے ضروریہ ضرور داخلہ لیجئے۔

فیس صرف -100 روپیہ فی مضمون

انگلش جومیٹری الجبراء مراٹھی

ایسٹ کوچنگ کلاسز

پتہ: مسجد ہلال کے پاس، نزد خلیفہ سیٹھ سائزنگ، ہلال پورہ، مالیگاؤں Mob: 9273558578-9373558578

ایک کلو چکن، ایک کلو بامتی چاول کی چکن بریانی 400

☆ چکن ٹکا بغیر کلمچی، پتھری ☆ بون لیس ٹکا ☆ مرغا مچھلی ☆ پاپلیٹ مچھلی ☆ بھونا ٹکا ☆ چکن تندوری ☆ چکن بریانی ☆ جکراٹن بریانی ☆ چکن چلی

ہوٹل پرنس دربار

9226312954 9226313794

پتہ: نیپال اسٹینڈ کے سامنے آگرہ وڈ مالیکان

دیکھی

زیر اسٹیک کیپوٹر

آدھا اینٹر

مزمحل حسین 9028930356 محمد عاطر رحمانی 9021229813

ہمارے یہاں نئے آدھا کارڈ بنانے اور آدھا کارڈ پرنا آہستہ اور فوری ڈسٹی کا کا آہیاجاتا ہے۔ پاپورٹ، پین کارڈ، زیر اسٹیک، گریڈ اسٹیک، لکھی نیشن، آرچٹ فوٹو، انٹرنیٹ سے معلومات، اسپاٹل بائنگ، آدھا کارڈ، پاپورٹ پین کارڈ، لکھنؤ ڈسٹی، ڈسٹی وغیرہ

GR Arts @ 8446110896

ہمارے یہاں صبح فجر بعد سے رات میں ایک بجے تک عمدہ اور بہترین دودھ ملے گا۔

نیشنل ممستا

دودھ ڈیری

مسعود بھائی جعفر بھائی لکھن بھائی

932874023499236939758390900083

کم و بیش ۲۵ برسوں سے عمدہ کوالٹی کے لئے نمایاں اور بھرپور مسند ناما

صبح بعد نماز فجر تارات ایجے تک

گلستاں دودھ ڈیری

ہوٹل سیل ریٹیل

(ہوٹل مالکان کے لئے خصوصی رعایت ایک با ضرور ملاقات کریں)

عبدالباسط مصدق حسین

آگرہ وڈ ایناسوپرمارکیٹ کے بازو میں • جہاں کھوئی پر جھاگ آفس کے پیچھے

نزد جامعہ الصالحات، جامعہ ایشیائی کے سامنے • ہوٹل جن محمد کے بازو میں دیانہ شوار

مٹھائی تیار کرنے کے تمام اجزاء، تمام اقسام کے بین، میوہ کی کٹنی کے، تندوری آٹا، جازائین، میوہ بین، سمرات کٹنی کے بین، میوہ، آٹا، بونی

جامعہ ٹی اینڈ ٹیل سینٹر

لیتیہ احمد 8983313928

میوہ شاپ نمبر ۳۹، سرے نمبر ۱۵، نزد جامعہ الصالحات، مالیگاؤں

ضیاء الرحمن 9021982011

عمدہ اور بہترین دودھ

ہوٹل مالکان کے لئے خصوصی رعایت

یادگار مقبول

ملک سینٹر

مقبول و مل، ختم اللہ مسجد کے پاس، ختم اللہ نگر، مالیگاؤں

چاندنی ٹریڈرس

ہمارے یہاں باندھ کا میس لگنے والے سامان بچی کھڑی، ہمنٹ، اینٹ، ڈبرو وغیرہ ٹریڈرز ٹریڈرز کے ذریعہ اور چھوٹے موٹے کاموں کے پانی دہائی، ہودو، ولینٹ بھی دی جاتی ہے۔

نیز ڈرل مشین، گرائنڈر مشین، مشین، ویلڈنگ مشین اور اسٹول، چٹنی پالک، جمس اور دیگر سامان مناسب کرائے پر دیا جاتا ہے۔

پتہ: چاندنی ٹریڈرس، چاندنی سائیکل مارٹ، ہیراپٹا کالونی، مالیگاؤں

9273799555, 84461171107

